فری میسن اور مسجد کے لئے وقف شدہ زمین

مسائل واحکام

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

یہ ایک قدیم غیر مطبوعہ تحریر تھی، جو سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے ایک سائل کے جواب میں قلم بند فرمائی تھی، اور محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ نے ''الجواب صواب'' لکھ کر اس کی تصویب فرمائی تھی۔ افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

تحریک فری میسن پشاور کے ممبروں کی ایک جائیداد جو قانوناً وشرعاً خالصۃً ان کی زرخرید مملوکہ ومقبوضہ تھی اور جو ''فری میسرز لاج'' کے نام سے مشہور تھی اور سرکاری کاغذات وغیرہ میں جس کا نمبر ۳۸ مال روڈ پشاور چھاؤنی میں ہے اور جس کا کل رقبہ اراضی ۲۰ کنال ہے اور جس میں بڑی عمارت اور کوارٹرز وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ فری میسن کے ممبروں نے اپنی یہ زرخرید مملوکہ ومقبوضہ جائیداد کل زمین مع جملہ حقوق کے برضاء ورغبتِ ایک عالیشان جامع مسجد اور اس کی ضروریات کے لئے ۳۰ر جولائی ۱۹۷۲ء کو للہ فی اللہ وقف کردی اور اس کی تعمیر وانتظام وانصرام کے لئے کمیٹی بھی مقرر کردی۔ وقف کی توثیق ان کی جنرل باڈی کے ۱۲ر اگست ۱۹۷۲ء کے اجلاس میں کردی گئی اور اس کا تذکرہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں بھی کردیا تھا۔

چونکہ وسیع وعالیشان مسجد کی تعمیر میں وقت درکار تھا، اس لئے ان حضرات اور مشاورتی کمیٹی برائے مسجد کے فیصلہ کے مطابق بروز جمعہ ۸ر جون ۱۹۷۳ء سے ۳۸ مال روڈ پشاور کو جامع مسجد بنا کر اس میں نماز جمعہ اور پانچ وقتہ نماز شروع کردی گئی اور اس کا باقاعدہ اعلان پشاور اور اس کے

نواح میں کردیا گیا اور اس جگہ کے مسجد میں تبدیل ہونے کا تذکرہ اور جمعہ کی ادائیگی کا ذکر اخبارات میں بھی آ گیا۔

۲۸ر جولائی ۱۹۷۳ء کو حکومت سرحد نے یہاں کی فری میسن تنظیم کو خلاف قانون قرار دے دیا تو اس امر کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ۳۸ مال روڈ پشاور (جو کہ پہلے فری میسرز لاج تھی) اور ایک سال قبل اس کی تمام زمین و جائیداد مسجد کے لئے وقف کردی گئی تھی اور ۸ر جون ۱۹۷۳ء سے اس میں باقاعدہ نماز جمعہ اور پانچ وقتہ نماز واذان ہوتی تھی اور ہنوز جاری ہے، حکومت سرحد نے اس کی عمارات وغیرہ کے اکثر حصہ کو اپنی تحویل میں لے کر سر بمہر کردیا اور صرف ایک معمولی سا ہال فی الحال چھوڑا ہے، جس کو حکومت کے قبضہ میں جاکر غیر مسجد ہونے کا خطرہ ہے۔ حکومت اس جملہ جائیداد اور زمین کو عبادتِ الٰہی کے علاوہ دیگر مقاصد میں استعمال کرنا چاہتی ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ہم مستفتی ہیں کہ:

۱…… حکومت کا یہ اقدام شرعاً درست ہے کہ ۳۸ر مال روڈ چھاؤنی کو جس کو کلیۃً مسجد کے لئے وقف کردیا گیا ہے، اس پر قبضہ کرکے دیگر مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے اور بجز ایک معمولی ہال کے باقی جائیداد اور زمین کو مسجد کے طور پر استعمال کرنے سے روک دیا جائے؟۔

۲…… کیا مذکورہ مسجد کے لئے وقف شدہ زمین پر فائن آرٹ کلب، پریس کلب، ایوان باؤس، تجارتی مرکز، وغیرہ بنانا شرعاً جائز ہے، کیا یہ بات مداخلت فی الدین نہ ہوگی؟

۳…… کیا یہ عذر شرعاً صحیح ہوسکتا ہے کہ پہلے چونکہ یہاں شراب خانہ وغیرہ بھی تھا، اس لئے یہاں مسجد یا دینی دار المطالعہ وغیرہ بنانا دین کی توہین ہے۔ بینوا وتؤجروا۔

مستفتیان: ارکان مشاورتی کمیٹی جامع مسجد ۳۸ر مال روڈ، پشاور، ۲۰ر رجب ۱۳۹۳ھ

الجواب باسمہ تعالیٰ

مسجد کا وقف سب سے قوی وقف ہے، اسی لئے فقہاء کرام نے اس کے احکام علیحدہ بیان کئے ہیں۔ مطلق وقف میں امام ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے درمیان بعض شرائط کے سلسلہ میں قدرے اختلاف رائے پایا جاتا ہے، البتہ مسجد کے وقف کے سلسلہ میں تقریباً سب کا اتفاق ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صحت وقف کے لئے حکمِ حاکم یا وصیت، اسی طرح امام محمدؒ کے نزدیک عدمِ شیوع المتولی شرط نہیں ہے۔ شیخ ابن الہمامؒ ''فتح القدیر، کتاب الوقف'' میں لکھتے ہیں:

''لما اختص المسجد بأحكام تخالف أحكام مطلق الوقت عند الثلاثة فعند أبي حنيفة لايشترط في زوال الملك عن المسجد حكم الحاكم ولا الإيصاء ولا يشترط التسليم إلى المتولي عند محمدؒ الخ''۔ (ج:۵،ص:۶۱)

وقف اور خصوصاً وقف للمسجد کی اہمیت قرآن کریم کے ارشادات اور حدیث نبوی ﷺ کی

صراحت سے ثابت ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الف تحیۃ نے اپنے تعامل وتوارث سے وقف کی حرمت کو ہمیشہ محفوظ رکھا اور اسلامی حکومتوں نے نہ صرف یہ کہ وقف کی ہمت افزائی کی، بلکہ مساجد، مدارس اور دیگر وجوہِ خیر میں وقف کرنے کو اپنی سعادت سمجھا۔ کسی مسلم حکومت نے عادلہ ہو یا جائرہ وقف باطل کرنے کی جرأت نہیں کی اور نہ شرعاً حکومت کو اس قسم کا حق حاصل ہے۔

''القضاء بخلاف شرط الواقف كالقضاء بخلاف النص لاينفذ لقول العلماء:'' شرط الواقف كنص الشارع'' صرح به في شرحي المجمع للمصنف وابن الملك وصرح السبكي في فتاواه بأن ما خالف شرط الواقف فهو مخالف للنص وهو حكم لادليل عليه سواء كان نصه في الوقف نصاً أو ظاهراً ويدل قول أصحابنا كما في البداية أن الحكم إذا كان لادليل عليه لم ينفذ''.

اور ص: ۴۸ پر لکھتے ہیں:

''ومن كتاب القضاء أن من القضاء الباطل القضاء بخلاف شرط الواقف لأن مخالفته كمخالفة النص''.

کسی مسلم حکومت کو عوام کی رعایت اور ان کی مصلحت کے لئے بھی ایسے امور کی اجازت نہیں، جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہوں، ابن نجیمؒ لکھتے ہیں:

''إذا كان فعل الإمام مبنياً على المصلحة فيما يتعلق بالأمور العامة لم ينفذ أمره شرعاً إلا إذا وافقه فإن خالفه لم ينفذ ولهذا قال الإمام أبويوسفؒ في كتاب الخراج من باب إحياء الموات، وليس للإمام أن يخرج شيئا من يد أحد إلا بحق ثابت معروف وقال قاضي خان في فتاواه من كتاب الوقف ولو ان سلطان أذن لقوم أن يجعلوا أرضاً من أراضي البلدة حوانيت موقوفة على المسجد أوأمرهم أن يزيدوا في مسجد هم قالوا: إن كانت البلدة فتحت عنوة وذلك لايضر بالمار والناس ينفذ أمر السلطان فيها وإن كانت البلدة فتحت صلحاً تبقى على ملك ملاكها فلا ينفذ أمر السلطان فيها الخ''۔ (ص:۱۴۷)

بناءً علیہ جبکہ فری میسن کے ممبروں نے اپنی مملوکہ، مقبوضہ اراضی کو مسجد کے لئے وقف کردیا اور اس میں نماز باجماعت کی اجازت دے دی تو ''فری میسز لاج'' اور اس کی ملحقہ اراضی کلیۃً مسجد ہوگئی اور اب وہ قیامت تک مسجد رہے گی۔ لاج کا پورا حصہ مسجد کے طور پر استعمال کیا جائے اور

باقی ملحقہ اراضی کو مصالحِ مسجد کے لئے استعمال کیا جائے۔

۱......۳۸/مال روڈ پشاور چھاؤنی فری میسن لاج اور اس کی ملحقہ اراضی کلیۃً مسجد کے لئے وقف ہے، اس پر حکومت کا قبضہ ناجائز ہے اور اس سلسلہ میں حکومت کا کوئی بھی حکم غیر نافذ اور باطل ہے۔

۲......اس اراضی کے کسی بھی حصہ کو کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا، یہ مسجد ہے اور مسجد رہے گی۔

۳......اس میں دین کی قطعاً توہین نہیں ہے، بلکہ اعزاز دین ہے کہ جو جگہ فسق و فجور کے لئے استعمال کی جاتی تھی، اب اللہ کے نام بلند کرنے اور اس کی عبادت میں استعمال ہو رہی ہے۔ مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ آج جہاں قائم ہے، وہاں مشرکین جاہلیت کی قبریں تھیں، حضور اکرم ﷺ نے قبور کو برابر کرکے اس جگہ مسجد نبوی تعمیر فرمائی، جو تقدس وعظمت میں مسجد الحرام کے بعد دوسرے درجہ پر ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے''**باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد**'' اس کے ذیل میں حافظ ابن حجرؒ نے جو فوائد مستنبط کئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے:''**وجواز بناء المساجد في أماكنها الخ**''۔ (فتح الباری، ج:۱،ص:۴۱۵)

اور حافظ عینیؒ اسی قسم کا ایک سوال قائم کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں:

''فإن قلت أليس في اتخاذ قبور المشركين مساجد تعظيم لهم؟ قلت: لايستلزم ذلک لأنه إذا نبشت قبورهم ورميت عظامهم تصير الأرض طاهرة منهم والأراضي كلها مسجد لقوله ﷺ: وجعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً''۔

جواب کا حاصل یہ ہے کہ قبور کو برابر کرنے اور ان کی ہڈیوں سے پاک کرنے کے بعد زمین طاہر ہو جائے گی اور سارے عالم کی زمین مسجد ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:''میرے لئے زمین کو مسجد اور طہور بنایا گیا ہے''۔ فری میسن لاج سے جو شراب اور فسق و فجور کے نشانات مٹا دیئے گئے تو وہ پاک ہوگی اور مسجد ہوگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صواب
محمد یوسف بنوری

کتبہ
ولی حسن ٹونکی مفتی
مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر: ۵
۱۸/شعبان ۱۳۹۳ھ